علامہ حافظ علاؤ الدین مغلطائی (م ۷۶۲ھ) اور حافظ منذری (م ۶۵۶ھ) نے اس کو الصحیح کہا ہے۔

خصوصیات: اس کی اہم خصوصیت صحت کا التزام اور علوِ اسناد بھی ہے۔ علمائے رجال کا بیان ہے "وله اسانید عالیة"، یعنی "دارمی کی سندیں نہایت عالی اور بلند پایہ ہیں" علاوہ ازیں حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کو سنن ابن ماجہ سے بھی اہم اور فائق بتایا ہے۔ (مقدمہ دارمی ص۵)

یہ اگرچہ حدیث کی کتاب ہے لیکن اس میں فقہی مسائل و مباحث اور ان کے متعلق فقہاء کے اختلاف و دلائل بھی بیان کیے گئے ہیں اور مختلف اقوال میں تطبیق و توجیہ یا مرجح و مختار مسلک کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ احادیث کی طرح صحابہ و تابعین کے آثار و فتاویٰ بھی نقل کیے گئے ہیں بلکہ بعض ابواب میں صرف صحابہ و تابعین کے اقوال و آثار ہی مذکور ہیں۔

سنن دارمی ۳۵ فصول الکتب اور ۱۴۰۶ ابواب پر مشتمل ہے۔ سنن دارمی کا ایک قلمی نسخہ ۵۳۰ھ کا لکھا ہوا ۲۵۵ اوراق پر مشتمل کتب خانہ خدیو مصر میں موجود ہے۔

۱۲۸۶ھ میں نواب صدیق حسن خاں قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) جب حج بیت اللہ کے لیے مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو ان کو وہاں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ذخیرہ کتب میں اس کا ایک نسخہ دستیاب ہوا اور انہوں نے اس کو نقل کر ڈالا۔ اسی نقل کو ۱۲۹۳ھ میں مولانا عبدالرشید بن محمد شاہ کشمیری نے دو اور نسخوں سے جن میں سے ایک ۸۰۰ھ کا لکھا ہوا تھا۔ اور اس کی تصحیح صاحب حصن حصین علامہ جزری نے کی تھی، مقابلہ و تصحیح کے بعد مختصر حواشی کے ساتھ مطبع نظامی کانپور سے شائع کیا۔

امام ابوبکر بزارؒ (ولادت ۲۲۷ھ وفات ۲۹۲ھ)

احمد نام، ابوبکر کنیت اور بزار لقب ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے، احمد بن عمرو بن عبدالخالق۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔

اساتذہ و شیوخ: آپ نے بہت سے اساتذہ سے تحصیل علم کی۔

ہدیہ بن خالد جو امام بخاری و مسلم کے بھی استاد ہیں، آپ کے بھی استاد تھے۔ ان کے علاوہ آپ نے عبدالاعلیٰ بن حماد، سعید بن معاویہ الجمحی سے بھی علم حاصل کیا۔

تلامذہ: آپ کے تلامذہ و مستفیدین بھی بہت تھے۔

امام عبدالباقی بن قانع، عبداللہ بن حسن اور ابوالحسن علی بن محمد مصری زیادہ مشہور ہیں۔

طلب حدیث کے لیے سفر: ابتدائی تعلیم کے سلسلہ میں ان کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔ تاہم آپ نے سماع